حدیث حوض پر رافضہ کا رد

ابو عبد الرحمن سلفی، احمد خلفان، ابو تراب سلفی

حدیث حوض پر رافضہ کا رد

شیعہ روافض اکثر ایک حدیث نبوی ﷺ پیش کر کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق شبہ پیدا کرتے ہیں جو حوض کوثر کے متعلق ہے اور حدیث اس طرح ہے۔

حدثنا سليمان بن حرب، حدثنا شعبة، عن المغيرة بن النعمان، شيخ من النخع عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس ـ رضى الله عنهما ـ قال خطب النبي صلى الله عليه وسلم فقال " إنكم محشورون إلى الله حفاة عراة غرلا { كما بدأنا أول خلق نعيده وعدا علينا إنا كنا فاعلين} ثم إن أول من يكسى يوم القيامة إبراهيم، ألا إنه يجاء برجال من أمتي، فيؤخذ بهم ذات الشمال، فأقول يا رب أصحابي فيقال لا تدري ما أحدثوا بعدك فأقول كما قال العبد الصالح { وكنت عليهم شهيدا ما دمت} إلى قوله { شهيد} فيقال إن هؤلاء لم يزالوا مرتدين على أعقابهم منذ فارقتهم ".

ترجمہ: ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے مغیرہ بن نعمان نے جو نخعی قبیلہ کا ایک بوڑھا تھا، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ سنایا۔ فرمایا تم قیامت کے دن اللہ کے سامنے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کئے جاؤ گے جیسا کہ ارشاد باری ہے کمابدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین پھر سب سے پہلے قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ سن لو! میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے فرشتے ان کو پکڑ کر بائیں طرف والے دوزخیوں میں لے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا پروردگار! یہ تو میرے ساتھ والے (اصحاب) ہیں۔ ارشاد ہو گا تم نہیں جانتے انہوں نے تمہاری وفات کے بعد کیا کیا کرتوت کئے ہیں۔ اس وقت میں وہی کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں جب تک ان لوگوں میں رہا ان کا حال دیکھتا رہا آخر آیت تک۔

ارشاد ہو گا یہ لوگ اپنی ایڑیوں کے بل اسلام سے پھر گئے جب تو ان سے جدا ہوا۔(صحیح بخاری حدیث نمبر 4740)

یہی روایت صحیح مسلم میں بھی موجود ہے:

قال وقالت أسما بنت أبي بكر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني على الحوض حتى أنظر من يرد علي منكم وسيؤخذ أناس دوني فأقول يا رب مني ومن أمتي فيقال أما شعرت ما عملوا بعدک واللہ ما برحوا بعدک يرجعون على أعقابهم قال فكان ابن أبي مليكة يقول اللهم إنا نعوذ بک أن نرجع على أعقابنا أو أن نفتن عن ديننا

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میں حوض (کوثر) پر ہوں گا یہاں تک کہ جو تم میں سے میرے پاس آئے گا میں اسے دے رہا ہوں گا اور کچھ لوگوں کو میرے قریب ہونے سے پہلے ہی پکڑ لیا جائے گا تو میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار! یہ لوگ تو میرے (فرمانبدار) اور میرے امتی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب میں کہا جائے گا کہ کیا آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا کام (بدعات) کئے اللہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ لوگ فوراً ایڑیوں کے بل پھر گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے اے اللہ ہم اس بات سے پناہ مانگتے ہیں کہ ہم ایڑیوں کے بل پھر جائیں اور اس بات سے بھی کہ ہم اپنے دین سے کسی آزمائش میں مبتلا کر دیئے جائیں۔(صحیح مسلم حدیث نمبر 5972)

ان روایات سے شیعہ روافض یہ مراد لیتے ہیں کہ کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ ﷺ کی وفات کے بعد دین سے پھر جائیں گے۔ ان کا اصل مقصد تمام صحابہ پر طعن کرنا ہوتا ہے کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد تین کے سواء سب صحابہ معاذ اللہ دین سے پھر گئے۔

ان احادیث کا صحیح مفہوم اس طرح ہے:

اول: ان روایات میں صحابہ سے مراد منافقین ہیں جو عہد نبوت میں اسلام کا اظہار کرتے تھے، اور ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ

ترجمہ: تیرے پاس جب منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعاً جھوٹے ہیں (سورۃ المنافقون۔ آیت 1)

یہ لوگ ان منافقین میں سے تھے جن کے نفاق کو رسول اللہ ﷺ نہیں جانتے تھے، انہی کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛؕ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛؔ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ

ترجمہ: اور کچھ تمہارے گردو پیش والوں میں اور کچھ مدینے والوں میں ایسے منافق ہیں کہ نفاق پر اڑے ہوئے ہیں، آپ ان کو نہیں جانتے ان کو ہم جانتے ہیں ہم ان کو دوہری سزا دیں گے پھر وہ بڑے بھاری عذاب کی طرف بھیجے جائیں گے۔ (سورۃ التوبہ۔ آیت 101)

سو جو لوگ حوض کوثر سے ہٹا دیئے جائیں گے ان منافقین میں سے تھے جنہیں حضرت نبی کریم ﷺ صحابہ سمجھتے تھے لیکن وہ صحابہ نہ تھے۔

دوئم: ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو حضرت نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے اور (سب لوگ جانتے ہیں کہ) اکثر عرب مرتد ہو گئے تھے، حتیٰ کے سوائے اہل مکہ، اہل مدینہ، اہل طائف، اور ایک قول کے مطابق اہل

بحرین کے اور کوئی اسلام پر قائم نہ رہا، سب کے سب ایڑیوں پر پھر گئے، یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق حضرت رسول اکرم ﷺ فرمائیں گے "اصحابی" میرے ساتھی تو آپ کو بتایا جائے گا کہ آپ انہیں نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا کارنامہ سرانجام دیا تھا کیونکہ لوگ آپ کے بعد پے در پے ایڑیوں کے بل پھرتے رہے۔

سوئم: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو حضرت نبی کریم ﷺ کے ساتھ تو تھے لیکن انہوں نے آپ کی پیروی نہیں کی، لہذا یہ لوگ اصطلاحا صحابی کی تعریف میں داخل نہیں:

اس بات کا ثبوت یہ ہے کہ جب عبد اللہ بن ابی سلول نے کہا کہ

فقال عبد الله بن أبي أوقد فعلوا، والله لئن رجعنا إلى المدينة ليخرجن الأعز منها الأذل. فقال عمر بن الخطاب رضى الله عنه دعني يا رسول الله أضرب عنق هذا المنافق. قال النبي صلى الله عليه وسلم دعه لا يتحدث الناس أن محمدا يقتل أصحابه

عبد اللہ بن ابی نے کہا اچھا اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے، اللہ کی قسم! مدینہ واپس ہو کر عزت والے ذلیلوں کو باہر نکال دیں گے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! اجازت ہو تو اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ورنہ لوگ یوں کہیں گے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ساتھیوں کو قتل کرانے لگے ہیں۔ (صحیح بخاری۔ حدیث نمبر 4907)

نوٹ کریں اس حدیث میں عبد اللہ بن ابی سلول اور دوسرے منافقین کے لئے بھی لفظ اصحاب استعمال ہوا ہے۔

یہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ حدیث حوض سے مراد صحابہ نہیں بلکہ منافقین ہیں

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن ابی کو عرفا اپنے صحابہ میں شامل کیا۔ یہ عرفی یا لفظی اعتبار سے تھا نہ کہ اصطلاحی اور شرعی اعتبار سے کیونکہ عبداللہ بن ابی سلول رئیس المنافقین تھا اور ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اپنا نفاق ظاہر کر دیا تھا اور اللہ نے اسے رسوا کر دیا تھا۔

چہارم: بعض اوقات کلمہ اصحابی سے مراد وہ تمام لوگ لئے جاتے ہیں جو قبول اسلام کے حوال سے رسول کریم ﷺ کے ساتھی یعنی امتی بنے لیکن اگرچہ انہوں نے آپ کو نہ دیکھا ہو، اور ہماری توجیہ پر صحیح مسلم کی حدیث میں "امت کے لوگ" (صحیح مسلم حدیث نمبر 5972) کے الفاظ والی روایت دلالت کرتی ہے۔

باقی رہا حضرت نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ میں انہیں پہچانتا ہوں گا، سو آپ واضح کر چکے ہیں کہ میں اس امت کو پہچان لوں گا، چناچہ جب آپ سے پوچھا گیا کہ آپ انہیں کیسے پہچانیں گے حالانکہ آپ نے انہیں دیکھا نہیں ہو گا؟ تو آپ نے فرمایا: میں انہیں وضو کے نشانات سے پہچان لوں گا۔(صحیح مسلم حدیث نمبر 582)

تو اس سے یہ مراد ہوا کہ اس حدیث میں جو الفاظ امتی یا لوگ ملتے ہیں اس سے مراد بعد میں آنے والے لوگ ہوں گے جنہیں رسول اللہ ﷺ وضو کے نشان سے پہچانیں گے۔

لہذا روافض کا اس حدیث سے ارتداد صحابہ پر استدلال کرنا باطل ہے کیونکہ اس سے مراد تین قسم کے لوگ ہیں:

اول: مدینے کے منافق جیسے عبداللہ بن سباء جن کو عرفا صحابہ کہا گیا لیکن وہ اصطلاحا صحابہ میں شامل نہیں ہیں

دوئم: وہ قبائل جو آپ ﷺ کی وفات کے دین سے پھر گئے مثلاً کچھ قبائل مسیلمہ کذاب کے ساتھ مل گئے تھے۔

سوئم: آپ ﷺ کے امت میں بعد میں آنے والے لوگ۔

اب آخر میں یہ بات قابل غور ہے کہ ان روایات سے ارتداد صحابہ پر استدلال صرف اور صرف روافض ہی کرتے ہیں لیکن دیگر باطل فرقے جیسے خارجی، ناصبی اور معتزلی اس حدیث سے استدلال نہیں کرتے۔ اگر اسی حدیث کو پیش

کرتے ہوئے کوئی ناصبی حضرت علی، حضرت حسن، حضرت حسین، اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم پر طعن کرے تو شیعہ روافض کے پاس وہ کونسی دلیل ہے جو ان چاروں کو اس حدیث سے مستثنیٰ کرتی ہے؟

اہل سنت ان ہستیوں کے ارتداد کے قائل نہیں بلکہ انہیں بعد از انبیاء بہترین افراد میں مانتے ہیں اور اللہ کی پناہ اہل سنت ایساسوچ بھی نہیں سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صحیح احادیث میں ان حضرات کے جنتی ہونے کی بشارت موجود ہے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دس جنتی لوگوں میں شامل کیا آپ ﷺ نے (سنن ابو داوٗد حدیث نمبر 4649)

اور آپ ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ (ابن ماجہ حدیث نمبر 118)

اب ہمارا روافض سے سوال ہے کہ اگر تم کہو کہ ابو بکر، عمر، اور ابو عبیدہ اور باقی صحابہ رضی اللہ عنہم ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں حوض سے دور ہٹا دیا جائے گا تو پھر ناصبیوں جیسے لوگوں کو یہ بات کہنے سے کون روکے گا کہ علی بھی ان لوگوں میں شامل ہیں جنہیں حوض سے روکا جائے گا؟؟؟

اگر روافض ناصبیوں کو جواب دیں گے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل ثابت ہیں تو وہ نواصب جواب دیں گے کہ حضرت ابو بکر اور عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے فضائل ان سے بھی زیادہ ثابت ہو چکے ہیں۔

جلد ششم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داود راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

وَالْجَمِيعِ، لاَ يَسْتَحْسِرُونَ: لاَ يُعْيُونَ وَمِنْهُ حَسِيرٌ وَحَسَرْتُ بَعِيرِي، عَمِيقٌ: بَعِيدٌ. نُكِسُوا : رُدُّوا، صَنْعَةَ لَبُوسٍ : الدُّرُوعُ. تَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ : اخْتَلَفُوا، الْحَسِيسُ: وَالْحِسُّ وَالْجَرْسُ وَالْهَمْسُ وَاحِدٌ وَهُوَ مِنَ الصَّوْتِ الْخَفِيِّ. آذَنَّاكَ : أَعْلَمْنَاكَ، آذَنْتُكُمْ إِذَا أَعْلَمْتَهُ فَأَنْتَ وَهُوَ عَلَى سَوَاءٍ لَمْ تَغْدِرْ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ : لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ: تُفْهَمُونَ. ارْتَضَى: رَضِيَ. التَّمَاثِيلُ: الأَصْنَامُ، السِّجِلُّ: الصَّحِيفَةُ. [راجع: ٤٧٠٨]

پائی۔ خامدین کے معنی بجھے ہوئے (یعنی مرے ہوئے) حصید کے معنی جڑ سے اکھاڑا گیا۔ واحد اور تثنیہ اور جمع سب پر یہی لفظ بولا جاتا ہے۔ لا یستحسرون کے معنی نہیں تھکتے اسی سے ہے لفظ حسیر تھکا ہوا اور حسرت بعیری کے معنی میں نے اپنے اونٹ کو تھکا دیا۔ عمیق کے معنی دور دراز۔ نکسوا یہ کفر کی طرف پھیرے گئے۔ صنعۃ لبوس زرہیں بنانا۔ تقطعوا امرھم یعنی اختلاف کیا جدا جدا طریقہ اختیار کیا۔ لا یسمعون حسیسھا کے معنی اور لفظ حس اور جرس اور ھمس کے معانی ایک ہی ہیں یعنی پست آواز۔ اذناک ہم نے تجھ کو آگاہ کیا عرب لوگ کہتے ہیں۔ اذنتکم یعنی میں نے تم کو خبر دی تم ہم برابر ہو گئے میں نے کوئی دغا نہیں کی جب آپ مخاطب کو کسی بات کی خبر دے چکے تو آپ اور وہ دونوں برابر ہو گئے اور آپ نے اس سے کوئی دغا نہیں کی اور مجاہد نے کہا لعلکم تسئلون کے معنی یہ ہیں شاید تم سمجھو۔ ارتضی کے معنی پسند کیا راضی ہوا۔ التماثیل کے معنی مورتیں بت۔ السجل کے معنی خطوں کا مجموعہ دفتر۔

تشریح: عمیق سورۂ حج کی آیت ﴿ یاتین من کل فج عمیق ﴾ (الحج: ۲۷) کا لفظ ہے۔ شاید کاتب نے غلطی سے اسے سورہ انبیاء کے ذیل میں لکھ دیا۔ کوئی مناسبت معنوی بھی معلوم نہیں ہوتی کسی اہل علم کو نظر آئے تو مطلع فرمائیں۔ خادم شکر گذار ہو گا (راز)

١- باب قوله ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ﴾

باب آیت ﴿ کما بدانا اول خلق ﴾ کی تفسیر

یعنی ہم نے انسان کو شروع میں جیسا پیدا کیا تھا اسی طرح اس کو ہم دوبارہ پھر لوٹائیں گے

٤٧٤٠- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ شَيْخٍ مِنَ النَّخَعِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾

(۴۷۴۰) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے مغیرہ بن نعمان نے جو نخعی قبیلہ کا ایک بوڑھا تھا' ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے ایک دن خطبہ سنایا۔ فرمایا تم قیامت کے دن اللہ کے سامنے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کئے جاؤ گے جیسا کہ ارشاد باری ہے کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین پھر سب سے پہلے

ثُمَّ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، أَلاَ إِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي فَيُقَالُ : لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ؟ فَأَقُولُ : كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿شَهِيدٌ﴾ فَيُقَالُ إِنَّ هَؤُلاَءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ)). [راجع: ٣٣٤٩]

قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ سن لو! میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے فرشتے ان کو پکڑ کر بائیں طرف والے دوزخیوں میں لے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا پروردگار یہ تو میرے ساتھ والے ہیں۔ ارشاد ہو گا تم نہیں جانتے انہوں نے تمہاری وفات کے بعد کیا کیا کرتوت کئے ہیں۔ اس وقت میں وہی کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں جب تک ان لوگوں میں رہا ان کا حال دیکھتا رہا آخر آیت تک۔ ارشاد ہو گا یہ لوگ اپنی ایڑیوں کے بل اسلام سے پھر گئے جب تو ان سے جدا ہوا۔

تشریح: رافضی کم بخت اس حدیث کا یہ مطلب نکالتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے کل اصحاب معاذ اللہ آپ کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے مگر چند صحابہ جیسے جابر بن عبداللہ انصاری' ابو ذر غفاری' مقداد بن اسود' سلمان فارسی رضی اللہ عنہم اسلام پر قائم اور اہل بیت کی محبت پر مضبوط رہے۔ ہم کہتے ہیں کہ صحابہ سب کے سب اسلام پر قائم رہے خصوصاً عشرہ مبشرہ جن کے لئے آپؐ نے بہشت کی بشارت دی اور پیغمبر کا وعدہ جھوٹ نہیں ہو سکتا۔ قرآن شریف ان بزرگوں کے فضائل سے بھرا ہوا ہے اور متعدد حدیثیں ان کے مناقب میں وارد ہیں اگر معاذ اللہ رافضیوں کا کہنا صحیح ہو تو آنحضرتؐ کی صحبت کی برکات ایک درویش کی صحبت سے کم قرار پاتی ہیں اور پیغمبر کی بڑی توہین اور تحقیر ہوتی ہے۔ اب بعض صحابہ سے جو ایسی باتیں منقول ہیں جن میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ و رسول کی مرضی کے خلاف تھیں تو اول تو یہ روایتیں صحیح نہیں ہیں۔ دوسرے اگر صحیح بھی ہوں تو صحابہ معصوم نہ تھے۔ خطا اجتہادی ان سے ممکن ہے جس پر وہ معذور سمجھے جانے کے لائق ہیں اور حدیث سے ثابت ہے کہ مجتہد اگر خطا بھی کرے تو اس کو ایک اجر ملے گا۔ علاوہ اس کے اجلہ صحابہ جیسے حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم وغیرہ ہیں ان سے تو کوئی ایسی بات منقول نہیں ہے جو شرع کے خلاف ہو (وحیدی)

[٢٢] سُورَةُ الْحَجِّ

سورۂ حج کی تفسیر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(یہ سورت مدنی ہے اس میں ۷۸ آیات اور دس رکوع ہیں)

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ الْمُخْبِتِينَ : الْمُطْمَئِنِّينَ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي ﴿فِي أُمْنِيَّتِهِ﴾ إِذَا حَدَّثَ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي حَدِيثِهِ فَيُبْطِلُ اللهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ وَيُحْكِمُ آيَاتِهِ. وَيُقَالُ: أُمْنِيَّتُهُ: قِرَاءَتُهُ. إِلاَّ أَمَانِيَّ يَقْرَؤُونَ وَلاَ يَكْتُبُونَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ : مَشِيدٌ

سفیان بن عیینہ نے کہا المخبتین کا معنی اللہ پر بھروسہ کرنے والے (یا اللہ کی بارگاہ میں عاجزی کرنے والے) اور حضرت ابن عباسؓ نے آیت اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ کی تفسیر میں کہا جب پیغمبر کلام کرتا ہے (اللہ کے حکم سناتا ہے) تو شیطان اس کی بات میں اپنی طرف سے (پیغمبر کی آواز بنا کر) کچھ ملا دیتا ہے۔ پھر اللہ پاک شیطان کا ملایا ہوا مٹا دیتا ہے اور اپنی سچی آیتوں کو قائم رکھتا ہے۔ بعضوں نے کہا امنیتہ

۲۲۴۲۷ احادیثِ نبوی کا عروج پر ڈرا اور ایمان افروز ذخیرہ

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مترجمہ

جلد ششم

امام مسلم بن الحجاج ؒ نے کئی لاکھ احادیث نبوی ؐ سے انتخاب فرما کر مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید الزمان

NOMANI

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-7321865

٥٩٦٧- عَنْ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۵۹۶۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٩٦٨- عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا وَلَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ هَكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا يَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ))

۵۹۶۸- ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض کوثر پر جو وہاں آئے گا وہ اس حوض میں سے پیے گا اور جو پیے گا اس میں سے پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا اور میرے سامنے کچھ لوگ آویں گے جن کو میں پہچانتا ہوں اور وہ مجھ کو پہچانتے ہیں پھر وہ روک دیے جاویں گے میرے پاس آنے سے۔

٥٩٦٩- قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فَيَقُولُ ((إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي))

۵۹۶۹- میں کہوں گا یہ میرے لوگ ہیں۔ جواب ملے گا تم نہیں جانتے جو جو انہوں نے کیا تمہارے بعد (یعنی کافر ہو گئے اور اسلام سے پھر گئے جیسے عرب کے بعض قبیلے حضرت کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے)۔ میں کہوں گا تو دور ہو دور ہو جس نے اپنا دین بدل دیا میرے بعد۔

٥٩٧٠- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَعْقُوبَ

۵۹۷۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٩٧١- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا))

۵۹۷۱- عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا حوض ایک مہینہ کی راہ ہے اس کے چاروں کونے برابر ہیں (یعنی طول اور عرض یکساں ہے)۔ اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے اور اس کی بو مشک سے بہتر ہے۔ اس پر جو آبخورے رکھے ہیں ان کی گنتی آسمان کے تاروں کے برابر ہے۔ جو اس میں سے پیے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

٥٩٧٢- قَالَ وَقَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنِّي

۵۹۷۲- عبداللہ ؓ نے کہا اسماء بنت ابی بکر ؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں حوض پر رہوں گا دیکھوں گا تم میں سے کون کون وہاں

(۵۹۶۹) ☆ قاضی نے کہا بعد حساب و کتاب کے یہ پیا ہوگا اور جہنم سے نجات پانے کے بعد اس صورت میں کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اور بعضوں نے کہا اس حوض میں سے وہی پیے گا جس کے لیے جہنم سے نجات لکھی گئی یا اگر اس حوض میں سے پی کر پھر کوئی مسلمان جہنم میں بھی جائے گا تو اس کو پیاس کا عذاب نہ ہوگا بلکہ اور عذاب ہوگا۔ (نووی)

عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ أُنَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي فَيُقَالُ أَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ وَاللَّهِ مَا بَرِحُوا بَعْدَكَ يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ)) قَالَ فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ أَنْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا.

آتے ہیں اور کچھ لوگ میرے پاس آنے سے اٹکائے جاویں گے۔ میں کہوں گا اے پروردگار! یہ لوگ میرے ہیں میری امت کے ہیں۔ جواب ملے گا تم کو معلوم نہیں جو کام انہوں نے تمہارے بعد کیے، قسم خدا کی تمہارے بعد ذرا نہ ٹھہرے ایڑیوں پر لوٹ گئے (اسلام سے پھر گئے۔ ان لوگوں میں خارجی بھی داخل ہیں جو حضرت علی مرتضیٰ ؓ کے ساتھ سے الگ ہو گئے اور مسلمانوں کو کافر کہنے لگے اور وہ لوگ بھی داخل ہیں جنہوں نے حضرت کی وصیت پر عمل نہ کیا اور حضرت کے اہل بیت کو ستایا اور شہید کیا۔ معاذاللہ) ابن ابی ملیکہ جو اس حدیث کے راوی ہیں کہتے تھے یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں ایڑیوں پر لوٹ جانے سے یا دین میں فتنہ ہونے سے۔

٥٩٧٣- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَصْحَابِهِ ((إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ فَوَاللَّهِ لَيُقْتَطَعَنَّ دُونِي رِجَالٌ فَلَأَقُولَنَّ أَيْ رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ مَا زَالُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ))

۵۹۷۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ اپنے اصحاب میں بیٹھے تھے فرماتے تھے میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا کہ کون کون تم میں سے آتے ہیں۔ قسم خدا کی بعض لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاویں گے۔ میں کہوں گا اے رب! میرے لوگ ہیں اور میری امت کے لوگ ہیں۔ پروردگار فرمائے گا تجھ کو معلوم نہیں انہوں نے جو کام کیے تیرے بعد ہمیشہ پھرتے رہے دین سے۔

٥٩٧٤- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُونَ الْحَوْضَ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ ذَلِكَ وَالْجَارِيَةُ تَمْشُطُنِي فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((أَيُّهَا النَّاسُ)) فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ اسْتَأْخِرِي عَنِّي قَالَتْ إِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ

۵۹۷۴- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں لوگوں سے حوض کوثر کا ذکر سنتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا تھا۔ ایک دن چھوکری میری کنگھی کر رہی تھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے اے لوگو! یہ سن کر میں نے چھوکری سے کہا سرک جا میرے پاس سے۔ وہ بولی آپ نے مردوں کو بلایا ہے نہ کہ عورتوں کو۔ میں نے کہا لوگوں میں میں داخل ہوں۔ رسول اللہ ؐ نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ

(۵۹۷۳) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کو وفات کے بعد اپنی امت کا تفصیلی حال نام بنام معلوم نہیں ہوتا یہ علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اور وہ جو ایک روایت میں آیا ہے کہ پیر اور جمعرات کو امت کے اعمال مجھ پر پیش ہوتے ہیں اس سے مراد اجمالی پیشی ہے نہ کہ تفصیلی۔

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم وغیرہ بھی قرآن پاک کے بڑے عالم فاضل بزرگ ترین صحابہ ہیں۔ ایسے ہی حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو بھی قرآن پاک کی خدمت میں مقام خاص حاصل ہے۔ ان حضرات کے بعد علماء اسلام نے قرآن پاک کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ اس قدر بے نظیر ہیں جن کی مثالیں مذاہب عالم میں ملنی محال ہیں۔ ان ہی خدمات کا نتیجہ ہے کہ قرآن مجید آج پورے چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود آج بھی حرف بحرف محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔

روز قیامت ہر کسے حاضر شود با نامہ   من نیز حاضری شوم تفسیر قرآن در بغل

(راز)

یہ روایت حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے' یہ بھی انصاری صحابی ہیں' یہ اپنے والد کے ساتھ عقبہ ثانیہ میں اسلام لائے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بے انتہا محبت تھی۔ غزوہ خندق کے موقع پر تمام لشکری بے آب و دانہ خندق کے کھودنے میں مشغول تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بھی خندق کھود رہے تھے۔ اسی اثناء میں سرور اسلام صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ میں کدال لئے ہوئے ایک سخت پتھر کے توڑنے میں محو ہیں۔ شکم مبارک سے چادر ہٹی ہوئی تھی تو دیکھا کہ آپ کے مبارک شکم پر تین پتھر بندھے ہوئے ہیں۔ یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر گھر پہنچے اور بیوی سے کہا کہ آج ایسی بات دیکھی جس پر صبر نہیں ہو سکتا۔ کچھ ہو تو پکاؤ اور خود ایک بکری کا بچہ ذبح کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے یہاں چل کے جو کچھ موجود ہے تناول فرمایئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تین روز سے فاقہ تھا دعوت قبول فرمائی اور عام منادی کرا دی کہ جابر رضی اللہ عنہ نے سب لوگوں کی دعوت کی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے انتظام آپ کے اور دو تین آدمیوں کے لئے کیا تھا اس لئے نہایت تنگ دل ہوئے مگر ادب سے خاموش رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام مجمع کو لے کر ان کے مکان پر تشریف لے گئے۔ خود بھی کھانا نوش فرمایا اور لوگوں نے بھی کھایا پھر بھی بچ رہا۔ آپ نے ان کی بیوی سے فرمایا کہ یہ تم کھاؤ اور لوگوں کے یہاں بھیجو کیونکہ لوگ بھوک میں مبتلا ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نہایت سادہ مزاج تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک گروہ مکان پر ملنے آیا۔ اندر سے روٹی اور سرکہ لائے اور کہا بسم اللہ اس کو نوش فرمایئے کیونکہ سرکہ کی بڑی فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے۔

٤٩٠٧– حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: يَا لَلأَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَسَمِعَهَا اللهُ رَسُولَهُ ﷺ قَالَ: ((مَا هَذَا؟)). فَقَالُوا: كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: يَا لَلأَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((دَعُوهَا

(٤٩٠٧) ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے یاد کی' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا' وہ بیان کرتے تھے کہ ہم ایک غزوہ میں تھے' اچانک مہاجرین کے ایک آدمی نے انصاری کے ایک آدمی کو مار دیا۔ انصاری نے کہا اے انصاریو! دوڑو اور مہاجر نے کہا اے مہاجرین! دوڑو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سنایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مار دیا ہے۔ اس پر انصاری نے کہا کہ اے انصاریو! دوڑو اور مہاجر نے کہا کہ اے مہاجرین! دوڑو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح پکارنا چھوڑ دو کہ یہ نہایت ناپاک باتیں ہیں۔

فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ)). قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَتِ الأَنْصَارُ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ أَكْثَرَ ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُونَ بَعْدُ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَوَ قَدْ فَعَلُوا وَاللهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((دَعْهُ لاَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ)). [راجع: ٣٥١٨]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو شروع میں انصار کی تعداد زیادہ تھی لیکن بعد میں مہاجرین زیادہ ہو گئے تھے۔ عبداللہ بن ابی نے کہا اچھا اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے' اللہ کی قسم مدینہ واپس ہو کر عزت والے ذلیلوں کو باہر نکال دیں گے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! اجازت ہو تو اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ورنہ لوگ یوں کہیں گے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرانے لگے ہیں۔

[٦٤] سورة ﴿التغابن﴾

سورۃ التغابن کی تفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَقَالَ عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ ﴿وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللهِ يَهْدِ قَلْبَهُ﴾ هُوَ الَّذِي إِذَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ رَضِيَ بِهَا وَعَرَفَ أَنَّهَا مِنَ اللهِ.

علقمہ نے عبداللہ سے یہ نقل کیا کہ آیت ومن یومن باللہ اور جو کوئی اللہ پر ایمان لاتا ہے اللہ اس کے دل کو نور ہدایت سے روشن کر دیتا ہے' سے مراد وہ شخص ہے کہ اگر اس پر کوئی مصیبت آ پڑے تو اس پر بھی وہ راضی رہتا ہے بلکہ سمجھتا ہے کہ یہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

یہ سورت مدنی ہے اس میں ۱۸ آیات اور دو رکوع ہیں۔

[٦٥] سُورَةُ ﴿الطَّلاَقِ﴾

سورۃ الطلاق کی تفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: وَبَالَ أَمْرِهَا جَزَاءَ أَمْرِهَا

مجاہد نے کہا کہ وبال امرھا ای جزاء امرھا یعنی اس کے گناہ کا وبال جو سزا کی شکل میں ہے اسے بھگتنا ہو گا' وہ مراد ہے۔

یہ سورت مدنی ہے اس میں ۱۲ آیات اور دو رکوع ہیں)

٤٩٠٨– حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللهِ

(٤٩٠٨) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے عقیل نے بیان کیا' ان سے ابن شہاب نے بیان کیا' کہا مجھ کو سالم نے خبر دی اور انہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ انہوں نے اپنی بیوی آمنہ بنت غفار کو جبکہ وہ حائضہ تھیں طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۵۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَرِدُ عَلَيَّ أُمَّتِي الْحَوْضَ وَأَنَا أَذُودُ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ إِبِلَ الرَّجُلِ عَنْ إِبِلِهِ)) قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَتَعْرِفُنَا قَالَ ((نَعَمْ لَكُمْ سِيمَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ وَلَيُصَدَّنَّ عَنِّي طَائِفَةٌ مِنْكُمْ فَلَا يَصِلُونَ فَأَقُولُ يَا رَبِّ هَؤُلَاءِ مِنْ أَصْحَابِي فَيُجِيبُنِي مَلَكٌ فَيَقُولُ وَهَلْ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ)).

۵۸۲- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے لوگ میرے حوض کوثر پر آویں گے اور میں لوگوں کو ہٹاؤں گا اس پر سے جیسے ایک مرد دوسرے مرد کے اونٹوں کو ہٹاتا ہے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ہم کو پہچان لیویں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں تمہاری نشانی ایسی ہوگی جو کسی امت کے پاس نہ ہوگی۔ تم آؤ گے میرے پاس سفید پیشانی اور ہاتھ پاؤں لے کر وضو کی وجہ سے اور ایک گروہ روکا جاوے گا میرے پاس آنے سے وہ مجھ تک نہ آسکے گا تب عرض کروں گا کہ اے پروردگار یہ تو میرے لوگ ہیں۔ اس وقت ایک فرشتہ مجھے جواب دے گا تم نہیں جانتے جو ان لوگوں نے تمہارے بعد دنیا میں نئے نئے کام کیے۔

(۵۸۲) ☆ نووی نے کہا ایک جماعت نے استدلال کیا ہے اس حدیث سے کہ وضو خاص ہے اس امت سے اور بعضوں نے کہا کہ وضو اس امت سے خاص نہیں پر یہ فضیلت یعنی پیشانی اور ہاتھ پاؤں نورانی ہونا خاص ہوگا قیامت کے دن اس امت سے اور دلیل ان کی دوسری حدیث ہے جس میں یہ ہے کہ یہ میرا وضو ہے اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کا وضو ہے لیکن اول جماعت نے دو جواب دیے ہیں ایک تو یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کا ضعف مشہور ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر اس حدیث کو مان لیا جائے تو اس سے اسی قدر ثابت ہوتا ہے کہ اگلے پیغمبروں کے لیے بھی وضو تھا پر اگلی امتوں کے لیے وضو ثابت نہیں ہوتا۔ انتہیٰ

دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے یہ سن کر میں کہوں گا تو پھر پرے رہو پرے رہو یعنی دور رہو۔ نووی نے کہا علماء نے اس مقام پر کئی طرح کی باتیں لکھی ہیں پہلی یہ کہ مراد ان لوگوں سے منافق ہیں جو اسلام سے پھر گئے تو احتمال ہے کہ ان کا حشر اسی نشان کے ساتھ یعنی سفید منہ اور ہاتھ پاؤں کے ساتھ ہو اور رسول اللہ ؐ نشان کو دیکھ کر ان لوگوں کو مسلمان سمجھیں۔ اس وقت آپ کو جواب ملے گا کہ یہ لوگ اپنی حالت پر نہیں رہے اور انھوں نے تمہارے بعد دین کو بدل دیا یعنی اسلام پر ان کا خاتمہ نہیں ہوا۔ دوسرے یہ کہ مراد ان لوگوں سے وہ لوگ ہیں جو حضرت کے زمانہ میں تھے اور آپ کی حیات میں مسلمان تھے پھر آپ کے بعد اسلام سے پھر گئے تو رسول اللہ ؐ ان لوگوں کو پہچان کر بلائیں گے اگرچہ ان پر وضو کا نشان نہ ہوگا اس وقت جواب ملے گا یہ لوگ تمہارے بعد اسلام سے پھر گئے تھے تیسرے یہ کہ مراد ان لوگوں سے گنہگار ہیں جن کا خاتمہ توحید پر ہوا پر کبیرہ گناہوں اور بدعتوں میں مبتلا تھے لیکن بدعت کفر کے درجہ تک نہیں پہنچی تھی اس صورت میں یہ ضروری نہیں کہ یہ لوگ جہنم ہی میں جاویں بلکہ شاید پہلے یہ سزا ہٹکے جانے کی ان کو ملے پھر اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اور وہ جنت ہی میں جاویں بغیر عذاب کے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے منہ اور ہاتھ پاؤں سفید نورانی ہوں اور احتمال ہے کہ یہ لوگ آپ کے زمانہ کے بھی ہوں اور آپ کے بعد کے بھی ہوں لیکن آپ ان کو نشان سے پہچان لیویں۔ امام ابن عبدالبر نے کہا جو شخص دین میں نئی بات نکالے وہ حوض کوثر سے راندہ جائے گا جیسے رافضی اور خارجی اور تمام گمراہ فرقے اسی طرح وہ لوگ بھی راندے جائیں گے جو ظلم کرتے ہوں لوگوں کے حق دباتے ہوں حق کو مٹاتے ہوں ناحق پھیلاتے ہوں کبیرہ گناہ علانیہ کرتے ہوں اور اس قسم کے سب لوگوں کے لیے بھی ڈر ہے کہ وہ حوض سے راندے جائیں۔ انتہیٰ۔

۷۴۲۲ احادیثِ نبوی کا رُوح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مترجم

جلد اوّل

امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:
علامہ وحید الزمانؒ

جلد چہارم

سُنن ابُو داوٗد (اُردو)

کتاب الطب ——— کتاب الأدب

www.KitaboSunnat.com

تالیف

امام ابُو داوٗد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ ابُو عمار عمر فاروق سعیدی حفظہ اللہ

تحقیق و تخریج

حافظ ابُو طاہر زبیر علی زئی حفظہ اللہ

نظرثانی، تنقیح و اضافہ

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

جدید عصری مسائل

پروفیسر محمد یحییٰ حفظہ اللہ

دار السلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور
اسلام آباد • کراچی • لندن • ہیوسٹن • نیو یارک

قال ابنُ إدريسَ: وَالعَرَبُ تَقُولُ أَنْتُمْ - قُلْتُ: وَمَنِ التِّسْعَةُ؟ قال: قالَ رَسُولُ الله ﷺ وَهُوَ عَلَى حِرَاءٍ: «اثْبُتْ حِرَاءُ! إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ»، قُلْتُ: وَمَنِ التِّسْعَةُ؟ قال: رَسُولُ الله ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بنُ أبي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بنُ عَوْفٍ، قُلْتُ: وَمَنِ العَاشِرُ؟ فَتَلَكَّأَ هُنَيَّةً ثُمَّ قال: أنَا.

کون سے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبکہ آپ حراء پر کھڑے ہوئے تھے: ”اے حرا ٹھہر جا! تجھ پر سوائے نبی کے یا صدیق کے یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے۔“ میں نے کہا اور وہ نو کون کون ہیں؟ کہا: رسول اللہ ﷺ ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص (مالک) اور عبدالرحمٰن بن عوف ؓ۔ میں نے پوچھا اور دسواں کون ہے؟ تو وہ لمحہ بھر کے لیے ٹھٹھکے پھر کہا: میں۔

قالَ أبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ الأَشْجَعِيُّ عن سُفْيَانَ، عن مَنْصُورٍ، عن هِلَالِ بنِ يَسَافٍ، عن ابنِ حَيَّانَ، عن عَبْدِ الله ابنِ ظَالِمٍ بإسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

امام ابوداود ؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث کو اشجعی نے سفیان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے ابن حیان سے انہوں نے عبداللہ بن ظالم سے اسی کی سند سے مذکورہ بالا کی مانند روایت کیا ہے۔

فائدہ: معلوم ہوتا ہے کہ خطیب نے اشارے کنائے میں حضرت علی ؓ کے بارے میں نامناسب انداز اختیار کیا تو حضرت سعید بن زید نے عشرہ مبشرہ کی فضیلت بیان کر کے جن میں سے ایک حضرت علی ؓ بھی تھے اس خطیب کی تردید کی۔ اگلی روایات میں اس بات کی مزید صراحت ہے۔

٤٦٤٩ - حَدَّثَنا حَفْصُ بنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ: حَدَّثَنا شُعْبَةُ عن الحُرِّ بنِ الصَّيَّاحِ، عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ الأَخْنَسِ: أنَّهُ كَانَ فِي المَسْجِدِ فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا فَقَامَ سَعِيدُ بنُ زَيْدٍ فقالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ الله ﷺ أَنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ: «عَشَرَةٌ فِي الجَنَّةِ: النَّبِيُّ ﷺ فِي

۴۶۴۹ - جناب عبدالرحمٰن بن الاخنس سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے جب ایک شخص نے حضرت علی ؓ کا ذکر کیا تو حضرت سعید بن زید ؓ کھڑے ہوئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ”دس اشخاص جنتی ہیں۔ نبی ﷺ جنت میں ہیں ابوبکر جنت

٤٦٤٩- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، المناقب، باب مناقب أبي الأعور واسمه سعيد بن زيد بن عمرو ابن نفيل رضي الله عنه، ح: ٣٧٥٧ من حديث شعبة به، وقال: "حسن".

533

الجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ بنُ العَوَّامِ فِي الجَنَّةِ وَسَعْدُ بنُ مَالِكٍ فِي الجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بنُ عَوْفٍ فِي الجَنَّةِ»، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ العَاشِرَ. قال: فقالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ. قال: فقالُوا: مَنْ هُوَ؟ قال: هُوَ سَعِيدُ بنُ زَيْدٍ.

میں ہیں عمر جنت میں ہیں عثمان جنت میں ہیں علی جنت میں ہیں طلحہ جنت میں ہیں زبیر بن عوام جنت میں ہیں سعد بن مالک جنت میں ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ہیں۔“ اگر میں چاہوں تو دسویں کا نام بھی لے سکتا ہوں۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کون ہے؟ تو وہ خاموش ہو رہے۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کون ہے تو انہوں نے کہا: وہ سعید بن زید ہے۔

فائدہ: ان روایات کے علاوہ بھی اس مضمون میں بہت سی روایات کتب سنت میں موجود ہیں جبکہ کتاب اللہ میں بھی صحابۂ کرام ؓ کی مدح وستائش بصراحت آئی ہے۔ مثلاً: ﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (التوبۃ:۱۰۰) ”وہ مہاجرین و انصار جنہوں نے (سب سے پہلے ایمان لانے میں) سبقت کی اور وہ لوگ جنہوں نے احسن انداز میں ان کا اتباع کیا اللہ ان (سب) سے راضی ہوا اور وہ اس (اللہ) سے راضی ہوئے۔ اللہ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔“ اور ﴿لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (التوبۃ:۸۸، ۸۹) ”لیکن رسول نے اور ان لوگوں نے جو اس کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ذریعے سے جہاد کیا انہی لوگوں کے لیے ساری بھلائیاں ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔“ اور سورۃ الفتح میں ہے: ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا﴾ (الفتح:۱۸) ”تحقیق اللہ راضی ہو گیا مومنوں سے جب کہ وہ آپ سے اس درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے پس اس نے اس (خلوص) کو جان لیا جو ان کے دلوں میں تھا اس نے ان پر اطمینان نازل کیا اور بدلے میں انہیں جلد ہی فتح دے دی۔“ بعد کے دور میں صحابہ کے مابین جو چپقلش ہوئی ہے وہ بشری تقاضوں کے تحت ان کے اجتہادات کی بنا پر ہوئی۔ اللہ انہیں معاف کرنے والا ہے۔ اہل السنہ والجماعہ قطعاً جائز نہیں سمجھتے کہ ان امور کو سر عام موضوع بحث بنایا جائے۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَاَرْضَاهُمْ.

534

جلد اول

سُنن ابنِ ماجہ

(مترجم)

کتاب السنة ـــ أبواب المساجد والجماعات احادیث: 1 ـــ 802

تالیف

امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی رحمہ اللہ

ترجمہ وفوائد

فضیلۃ الشیخ مولانا عطاء اللہ ساجد حفظہ اللہ

تحقیق وتخریج

حافظ ابوطاہر زبیر علی زئی رحمہ اللہ

نظر ثانی، تصحیح وتنقیح اور اضافات

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

مولانا ابوعبداللہ محمد عبدالجبار حفظہ اللہ　　حافظ آصف اقبال حفظہ اللہ

مولانا ابومحمد محمد اجمل حفظہ اللہ　　حافظ عبدالخالق حفظہ اللہ

مولانا الشان منیب حفظہ اللہ

فوائد ومسائل: ① غزوۂ خیبر ہجرت کے ساتویں برس ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو یہود خیبر پر فتح وکامیابی عطا فرمائی تو رسول اللہ ﷺ نے یہود سے پیداوار کی نصف کھجوروں پر مزارعت کا معاہدہ کر لیا۔ واضح رہے مقام خیبر مدینہ سے شام کی طرف ہے جو قلعوں اور کھجوروں کی سرزمین ہے۔ ② تابعین حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا اس قدر احترام کرتے تھے کہ ایسے سوالات کرنے کی جرأت نہیں کرتے تھے جن کا تعلق براہ راست علم سے نہ ہو اس لیے انھوں نے جب یہ معلوم کرنا چاہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لباس میں موسم کا لحاظ کیوں نہیں رکھتے تو اپنے اس ساتھی کے ذریعے سے پوچھا جوان سے نسبتاً بے تکلفی رکھتے تھے۔ ③ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خاص شرف ہے کہ فوج کی قیادت کے لیے انھیں خاص طور پر طلب کیا گیا۔ ④ لعاب دہن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کی بیماری کا دور ہو جانا نبی اکرم ﷺ کا ایک معجزہ ہے جو آپ ﷺ کی نبوت کی دلیل ہے۔ ⑤ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کامل مومن ہونے کی دلیل ہے جس سے خوارج کی تردید ہو جاتی ہے۔ ⑥ یہ واقعہ صحیحین کی روایات سے ثابت ہے۔ دیکھیے: (صحیح البخاري' المغازي' حدیث:۴۲۱۰' و صحیح مسلم' الجهاد' حدیث:۱۲۰) تاہم ان میں سردی اور گرمی سے متاثر نہ ہونے کا ذکر نہیں۔ اس کا ذکر صرف زیر بحث روایت میں ہے جس کی سند میں ایک راوی ''محمد بن ابی لیلیٰ'' ضعیف ہے۔ اور امام بوصیری وغیرہ نے صراحت کی ہے کہ جس روایت کے بیان کرنے میں وہ متفرد ہو وہ قابل حجت نہیں۔ اور گرمی سردی والی بات بیان کرنے میں یہ متفرد ہے' اس لیے روایت کا یہ حصہ صحیح نہیں۔ واللہ اعلم۔ ⑦ گزشتہ حدیث میں جو ''مولیٰ'' کا لفظ آیا تھا اس روایت سے واضح ہوا کہ وہاں محب اور دوست مراد ہے۔

١١٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا».

۱۱۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنتی جوانوں کے سردار ہیں' اور ان کے والد ان سے افضل ہیں۔''

فوائد ومسائل: ① اس حدیث میں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے قطعی جنتی ہونے کی بشارت ہے۔ ② یہ افضلیت جزوی ہے کیونکہ انھیں صرف جوانوں کے سردار قرار دیا گیا ہے۔ معمر جنتی حضرات اس میں شامل نہیں' اسی طرح ان کی افضلیت صرف امتیوں پر ہے' انبیائے کرام علیہم السلام کا درجہ بہرحال بلند ہے۔ ③ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جوانی میں فوت نہیں ہوئے لیکن ان جنتیوں کے سردار ہیں جو جوانی کی عمر میں فوت ہوئے۔ کسی جماعت کا

١١٨ـ [حسن] أخرجه الحاكم: ٣/ ١٦٧ من حديث محمد بن موسٰى به، وقال الذهبي: "معلى متروك"، وكذبه ابن المديني وغيره، فالسند موضوع، ولهٰذا المتن طريق حسن عند الحاكم أيضًا، وصححه، ووافقه الذهبي.